بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال وجواب

الحول (دورانیہ)

منجانب: کریم سیام

سوال:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

"الحول" ایک سال پر مشتمل نہیں ہوتا بلکہ یہ سال سے مختلف ہے اور یہ 10 مہینے اور 15 دن پر مشتمل ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ﴾ "اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس مہینے" (الاحکاف: 15) اگر ہم حمل کے نو مہینے نکال دیں تو باقی اکیس مہینے رہ جاتے ہیں یعنی "الحول" دس مہینے اور پندرہ دن کا ہوتا ہے، اس کا ذکر بھی قرآن میں آیا ہے: ﴿ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ﴾ "مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں" (البقرہ: 233)۔

یعنی بچے کی ولادت کے اکیس ماہ تک۔۔۔ اس بنیاد پر زکوۃ کا دورانیہ بھی 10 ماہ اور 15 دن ہوگا اور ہر 7 سال میں 8 مرتبہ زکوۃ دینا ہوگا۔

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ برکاتہ

لگتا ہے کہ سلام کے بعد آپ کو سوال شروع کرنے میں جلدی تھی! کوئی بات نہیں، ہم نے آپ کی جگہ سوال لکھ دیا ہے اور اس کا جواب بھی۔ اے کریم! کیا یہ اچھا نہ ہوتا کہ آپ سلام پہنچانے میں کنجوسی نہ کریں؟

میں نے آپ کے سوال کا جواب دینا دو وجوہات کی بنا پر مناسب نہیں سمجھا تھا: اولاً، "الحول" کا مطلب لغت اور شریعت میں حتمی طور پر ایک سال ہے۔ دوم، آپ نے جواب حاصل کرنے کی غرض سے سوال ہی نہیں کیا بلکہ جواب خود ہی دینے کی کوشش کی ہے یعنی "الحول" 10 ماہ اور 15 دن کو تصور کر کے زکوۃ کی عبادت کو بھی اسی سے منسلک کر لیا جیسے کہ سوال سے ظاہر ہے۔

مگر کچھ تدبر کے بعد میں نے سوال کے جواب دینا مناسب سمجھا تاکہ آپ کا سوال کچھ لوگوں کو شک میں مبتلا نہ کر دے، تاہم اللہ کی توفیق سے میرا جواب یہ ہے:

1۔ لغت میں "الحول" کا مطلب ایک سال ہے اور یہ بات مشہور ہے۔ کچھ ڈکشنری کی کتب بغیر کسی وضاحت کے اس (الحول) کا استعمال بطور ایک سال کے کرتی ہیں کیونکہ اس کا معنی حتمی طور پر ایک سال ہی جانا جاتا ہے۔ میں آپ کی خاطر کچھ لغت کی کتب کے حوالہ جات درج کرتا ہوں جن میں اس (الحول) کا تذکرہ ہے:

- **لسان العرب** (العامُ: الحَوْلُ يأْتي عَلَى شَتْوَة وصَيْفَة، وَالْجَمْعُ أَعْوامٌ)

  "العامُ (ایک سال) الحَوْلُ (دورانیہ) ہے جس میں سردی اور گرمی آتی ہے، اس کی جمع أَعْوامٌ ہے۔"

- **الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية** (والحَوْلُ: السنةُ۔۔۔)

  "الحَوْلُ (دورانیہ) ایک سال ہے"

- **القاموس المحيط** (الحَوْلُ: السَّنَةُ، ج: أحْوالٌ وحُؤُولٌ وحُوُولٌ.)

  "الحَوْلُ (دورانیہ) ایک سال ہے، اس کی جمع أحْوالٌ یا حُؤُولٌ یاحُوُولٌ ہے"

- **تاج العروس** (حَوْلٌ: السَّنَةُ اعتِباراً بانقلابِها ودَورانِ الشَّمس فِي مَطالِعهاومَغارِبها)

  "حَوْلُ (دورانیہ) ایک سال ہے جو لوٹتا ہے اور جو سورج کے مدار میں مشارق اور مغارب کا چکر کاٹتا ہے"

- **القاموس الفقهي** (الحول: السنة.)

"الحَولُ (دورانیہ) ایک سال ہے"

2۔ چونکہ قرآن ایک واضح عربی زبان میں ہے اس کی تفسیر بھی عربی میں ہی ہو گی، مندرجہ ذیل تفاسیر اس کی وضاحت بیان کرتی ہیں:

- **تفسير الطبري: جامع البيان ت شاكر (31/5)**

"ابو جعفر نے کہا: جہاں تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قول ﴿حَوْلَيْنِ﴾ کا تعلق ہے، اس کا معنیٰ ہے دو سال۔ محمد بن عمرو نے مجھے بتایا کہ ابو عاصم نے ہمیں بتایا اور کہا کہ عیسیٰ نے ابن ابی نجیح نے مجاہد سے روایت کیا کہ ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ﴾ "مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں" (البقرہ: 233) یعنی دو سال۔

- **الزجاج کی کتاب: معاني القرآن وإعرابه (1/ 312)**

"﴿حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ﴾ کا معنیٰ پورے 24 مہینے، بچے کی ولادت سے لے کر دودھ چھڑانے تک"

- **تفسير البغوي: طيبة (1/ 277)**

"اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان: ﴿حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ﴾ یعنی پورے دو سال، اور یہاں تکمیل کا ذکر تاکید کی وجہ سے ہے"

3۔ اور جہاں تک آپ کے اس آیت:

﴿وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا﴾ "اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس مہینے" (الاحقاف: 15)

کے بارے میں استدلال ہے کہ کیونکہ حمل 9 مہینے پر مشتمل ہوتا ہے تو دودھ چھڑانا 21 مہینے میں ہو گا، لہٰذا آپ کا حَوْلَيْنِ (دو حَوْل) کے بارے میں یہ تصور کہ وہ بھی 21 مہینے پر مشتمل ہو گا، جیسے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾

"مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں اگر تم پوری رضاعت کی مدت تک دودھ پلانا چاہو۔" (البقرہ: 233)

آپ نے سمجھنے اور استدلال میں غلطی کی ہے۔ آپ نے تصور کیا کہ حمل صرف 9 مہینے کا ہی ہوتا ہے جو ایک غلط فہم ہے، کیونکہ حمل 6، 7، 8 اور 9 مہینے کا ہو سکتا ہے۔ مگر الحَوْل پورے 12 مہینے پر مشتمل ہوتا ہے۔ لہٰذا ان دو آیات کی تفسیر درج ذیل ہو گی:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ﴾

"مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں" (البقرہ: 233)

یعنی مائیں پورے دو حَوْل (24 مہینے) دودھ پلا سکتی ہیں، جہاں تک اس آیت کا تعلق ہے:

﴿وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا﴾ "اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس مہینے" (الاحقاف: 15)

یعنی حمل کم سے کم 6 مہینے کا ہو سکتا ہے کیونکہ دودھ پلانے کی مکمل مدت 24 مہینے ہے۔ اس کا مطلب ہوا کہ حمل کا کم سے کم وقت 6=24-30 مہینے ہوا۔ یہ موضوع علماء میں مشہور ہے اور اس میں کوئی اختلاف بھی نہیں۔

4۔ لہٰذا آپ نے درست نہیں سمجھا اور استدلال میں غلطی کی ہے۔ آپ نے حَوْل کو تبدیل کر دیا جو کہ ایک متعین چیز ہے اور اس کے برعکس تبدیل ہونے والے حمل کے وقت کو مقررہ سمجھا۔ تاہم آپ نے آیت کے مفہوم کو ہی الٹ کر دیا اور سمجھا کہ حَوْل 10 مہینے اور 15 دن کا ہوتا ہے جو صرف خطا ہی نہیں بلکہ غلط تصور ہے۔

میرے خیال میں یہ مسئلہ اب واضح ہو گیا ہے، اللہ آپ کی ہدایت کے راستے میں رہنمائی کرے۔

آپ کا بھائی

عطاء بن خلیل ابو الرشتہ

10 جمادی الثانی 1438 ہجری

09/03/2017